

آپ میرا نہ مانیں اگر میں آپ سے یہ کہوں کہ درحقیقت آپ کے سوالات جناب دینے کے لائق نہ تھے مگر ان کا جواب صرف اس لئے دے رہا ہوں اور رسالہ ترجمان القرآن میں بھی اسی غرض کے لئے ان کو شائع کر رہا ہوں کہ ان غلط فہمیوں کا ازالہ ہو جو بعض غرض پرست علماء اپنی افترا پر دازیوں سے سدہ لوح عوام کے دلوں میں پیدا کر رہے ہیں۔ (۱-م)

چند لحاظ سے سوالات

سوالی :-

”حسب ذلک استفسارات پر روشنی ڈال کر یہ پے پایاں شکریہ کا موقع دین،

۱۷۔ یہی سوالات کچھ لفظی تعریف کے ساتھ جماعت اسلامی کے متعدد رفقا کو موصول ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ایک مضمون بنیادی کے ساتھ یہ کام ہو رہا ہے۔
(نام لکھ کر)

۱۔ اگر آپ کی جماعت پاکستان میں نہ آجاتی تو تحریک اسلامی کے ظہور پذیر ہونے یا بڑھنے کے امکانات کا خاتمہ ہو جاتا۔ کیا آپ اس خیال سے متفق ہیں؟

۲۔ پنچائتی نظام اگر کسی جماعت کے امیر کو ”صالح“ نمائندہ تجویز نہیں کر سکتا تو اس جماعت کے افراد کیونکر صالح قرار دیئے جاسکتے ہیں؟

۳۔ ایک شیعہ جو (خلفائے ثلاثہ کی حکومت کو غیر اسلامی قرار دیتا ہے) اپنے عقیدے پر قائم رہتے ہوئے آپ کی تحریک میں شامل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۴۔ کیا ایک صالح نمائندہ اپنے حق میں ووٹ ڈال سکتا ہے۔ شرعی دلیل کیا ہے؟

۵۔ آپ کے تجویز کردہ نظام پنچائیت میں اسمبلی سے باہر اور اندر حلقوں اور عہدوں کی بھرمار اور سر جوڑ کر بیٹھنے کا طریق خلافت راشدہ کے زمانے میں موجود تھا؟ یا خلیفہ وقت عوام کے لئے از خود نمائندے نامزد کیا کرتا تھا؟

۶۔ ہندوستان میں کفر و ارتداد کی مہم تیز ہے۔ کیا ان حالات میں پاکستان کا فرض نہیں کہ وہ بروز شمشیر ہندوستان پر قابض ہو کر آپ کی صالحانہ قیادت کی روشنی میں اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لے آئے؟ اس صورت میں کیا موجودہ مالی اور اقتصادی معاملات اسلامی علم ہند کرنے کے راستے میں کبھی روک تو ثابت نہیں ہو سکتے؟

۷۔ آپ وحی والہام کے مدعی نہیں ہیں بلکہ ریاست اسلامیہ میں آپ کے لحاظ سے اب وحی والہام کی گنجائش تک باقی نہیں ہے۔ ان حالات میں آپ محض چند دلائل سے خود کیونکر معصن ہیں کہ آپ کی تحریک ہی صحیح معنوں میں دین کے مزاج کے مطابق ہے اور انقلاب قیادت سے حقیقی تصور آپ کی جماعت کے بغیر نہیں مل سکتا؟ ممکن ہے دوسری جماعتیں صحیح مسد پر قائم ہوں اور آپ کی ”ارکانِ ارضیہ“ ہی پڑھیں؟

جواب:

آپ کے سوالات کا انداز دیکھ کر طبیعت نے کچھ انقباض محسوس کیا مگر جب اس مقام کا نام پڑھا جہاں سے یہ خط آپ تک پہنچا رہا ہے، میں تو اتنی معقولیت اور متانت بھی غنیمت نظر آئی جو آپ کے

استفسارات میں پائی جاتی ہے۔ خدا کرے کہ اس میں کچھ اور اضافہ ہو۔

آپ کے سوالات کا مختصر جواب حسب ذیل ہے :

۱۔ جماعت اسلامی پاکستان میں کہیں سے آئی نہیں بلکہ یہاں پہلے سے موجود تھی، البتہ اس کا مرکز یہاں ضرور منتقل ہوا ہے، جس طرح متعدد دوسری جماعتوں کے مرکز منتقل ہوئے ہیں۔ ہمیں ایسا کوئی دعویٰ نہیں ہے کہ اس جماعت کے بغیر یہاں تحریک اسلامی کے ظہور پذیر ہونے یا بڑھنے کے امکانات کا خاتمہ ہو جاتا۔ ہم جو کچھ سمجھتے ہیں وہ صرف یہ ہے کہ قیام پاکستان کے بعد اس مملکت کو عملاً اسلامی مملکت بنانے کے لئے ایک ایسی تحریک اور جماعت کا موجود ہونا ضروری تھا جو پہلے سے منظم اور طاقتور ہو چکی ہو اور الحمد للہ کہ اس ضرورت کو جماعت اسلامی نے بڑی حد تک پورا کر دیا ہے۔ اگر یہ جماعت پہلے سے منظم نہ ہو چکی ہوتی تو اس امر کی بہت کم توقع تھی کہ فسق و ضلالت کی طاقتیں یہاں نئے سرے سے کسی تحریک کو اٹھنے اور کسی جماعت کو منظم ہونے کا موقع دیتیں۔

۲۔ کیا آپ کو کسی ذریعے سے یہ معلوم ہوا ہے کہ کسی جماعت کے امیر کا نام کسی پنچایت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا تھا یا کیا گیا اور اسے غیر صالح قرار دے کر رد کر دیا گیا ؟ اگر ایسی کوئی اطلاع آپ کو پہنچی ہے تو ضرور مجھے بھی اس سے مستفید فرمائیں، اور اگر یہ محض ایک قیاس آرائی ہے جو آپ نے اپنی جگہ بیٹھ کر فرمائی ہے تو آپ کو مجھ سے سوال کرنے کے بجائے اپنے انداز فکر کی اصلاح کرنی چاہیے۔ علم و واقفیت کے بغیر آپ کا اس طرح کے قیاسات قائم کرنا بجائے خود ہی کوئی بھلا کام نہ تھا، کجا کہ آپ خود اس شخص کے سامنے اپنے اس قیاس کو پیش فرما رہے ہیں جسے حقیقت حال معلوم ہے۔

۳۔ جماعت اسلامی کا عقیدہ اور نصب العین جماعت کے دستور میں لکھ دیا گیا ہے۔ ہر وہ شخص جو اس عقیدے اور نصب العین کو قبول کرے نظم جماعت کی پابندی کا عہد کرے، جماعت میں داخل ہو سکتا ہے۔ ۴۔ ایک صالح نمائندے کا خود اپنے حق میں ووٹ ڈالنا اسلامی نقطہ نظر سے کوئی پسندیدہ کام نہیں ہے مگر موجودہ زمانے کے الیکشن میں حصہ لے کر آدمی کو جن مکروہات میں چارونا چاربتلا ہونا

پڑتا ہے یہ بھی انہی میں سے ایک ہے، اور اس طرح کے مکروہات کی حیثیت اتنی شدید بھی نہیں ہے کہ ان کی وجہ سے انتخابات جیسے اہم کام سے علیحدہ رہنا درست سمجھا جائے۔

۵۔ میں نہیں سمجھ سکا کہ ہمارے تجویز کردہ پنجپارٹی نظام میں حلفوں اور عہدوں کی بھرمار کہاں ہے؟ ہم صرف ایک عہد عام لوگوں سے لیتے ہیں جبکہ انہیں پنجپارٹی کا ممبر بنانے ہیں، اور ایک عہد نمائندے سے لیتے ہیں جبکہ وہ پنجپارٹی میں چن لیا جاتا ہے۔ اس پر لفظ ”بھرمار“ کا اطلاق آخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ خلافت راشدہ میں کسی طریقہ کا موجود نہ ہونا اس کے ناجائز یا غیر اسلامی ہونے کی دلیل نہیں ہے۔ آپ کے پاس اس طریقے کے ناجائز ہونے کی کوئی دلیل ہو تو ارشاد فرمائیں۔ خلفائے راشدین کو اگر ایک جائز کام کی ضرورت پیش نہیں آئی تو انہوں نے اسے نہیں کیا، ہمیں ضرورت پیش آئی ہے تو ہم اسے کر سکتے ہیں۔

آپ کا یہ سوال بالکل عجیب ہے کہ کیا سر جوڑ کر بیٹھنے کا طریق خلافت راشدہ کے زمانے میں موجود تھا۔ آپ اس سوال پر ذرا دوبارہ غور فرمائیں، کیا یہ واقعی پوچھنے کے قابل سوال تھا؟ آپ کا یہ ارشاد کہ خلیفہ وقت از خود عوام کے لئے نمائندے نامزد کر دیتا تھا تاریخ کے ناقص مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ اُس زمانے میں قبائلی نظام تھا، شیوخ قبائل آپ سے آپ اپنے قبیلے کے نمائندے ہوتے تھے، اگر انکیشن بھی ہوتا تو وہی لوگ چنے جاتے۔ اس لئے خلفاء انہی حضرات کو مشورے کے لئے طلب کر لیا کرتے تھے۔

۶۔ پاکستان کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ خود اپنی حدود میں اسلامی احکام کے اجرا اور خلافت وارتداد کی تحریکوں کا استیصال کرے۔ اس کے بعد یہ فرض کہ وہ کسی دوسرے ملک کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے پہنچے، طاقت کی شرط کے ساتھ مشروط ہے۔ طاقت ہو تو ایسا ضرور کرنا چاہیے، نہ ہو تو ایسا کرنا فرض نہیں ہے۔ کسی کافر حکومت سے خواہ وہ دشمن اسلام ہی کیوں نہ ہو کسی مسلم مملکت کا حسب ضرورت معاہدہ کرنا بھی ممنوع نہیں ہے۔ اگر یہ ممنوع ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کیوں کرتے؟